102446 - بیویوں كے مابین عدل اور ایك سے زائد بیویوں والے خاوند كے بعض سفری احكام

سوال

كیا ایك سے زائد بیویاں ركھنے والے شخص كے لیے ہر بار سفر میں دوسری بیوی كو ساتھ لے جانا جائز ہے، یہ علم میں رہے كہ اس كی پہلی بیوی بچوں كی دیكھ بھال كی بنا پر سفر پر نہیں جا سكتی ؟
اور اگر اس بیوی كو محسوس ہو كہ خاوند اپنا وقت برابر تقسیم نہیں كرتا تو بیوی پر كیا لازم آتا ہے، اور كیا انٹرنیٹ پر كوئی ایسی ویب سائٹ ہے جس میں ایك سے زائد شادیوں كے متعلق كلام كی گئی ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی نے ہر چیز میں عدل و انصاف كرنے كا حكم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

یقینا اللہ تعالی عدل و انصاف اور احسان كرنے كا حكم دیتا ہےالنحل (90).

ابن جریر طبری رحمہ اللہ كہتے ہیں:

اللہ سبحانہ و تعالی نے اس كتاب قرآن مجید میں اللہ نے اے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر نازل فرمایا ہے میں آپ كو عدل كا حكم دیا ہے اور یہ انصاف كرنے كو كہتے ہیں.

دیكھیں: تفسیر الطبری (17 / 279).

اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں پر ظلم حرام كیا ہے اور جو كوئی بھی ظلم كرے اس كو دنیا و آخرت میں سزا كی وعید سنائی ہے.

ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارك و تعالی سے روایت كرتے ہوئے فرمایا اللہ كا فرمان ہے:

" اے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم كو حرام كیا ہے، اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیا ہے لہذا تم ایك

دوسرے پر ظلم مت کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2577).

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے بیویوں کے مابین عدل و انصاف کرنے کا حکم دیا ہے، اور کسی ایک پر ظلم کرنے والے کو شدید وعید سنائی گئی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اور اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں ڈر ہو کہ عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی کافی ہے یا پھر تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے کہ ایک طرف جھک جانے سے بچ جاؤ ﴾ النساء (3).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یعنی: جو دو بیویاں رکھنا پسند کرتا ہے وہ رکھے، اور جو تین پسند کرنا یا چار پسند کرتا ہے وہ رکھے لیکن چار سے زائد نہیں؛ کیونکہ آیت بطور امتنان لائی گئی ہے یعنی اللہ کے احسان کے سیاق میں لائی گئی ہے، اس لیے اللہ تعالی نے جو عدد بیان کیا ہے اس سے زائد رکھنا جائز نہیں اس پر اجماع ہے؛ اس لیے کہ ہو سکتا ہے مرد کی شہوت ایک بیوی سے پوری نہ ہو سکتی ہو، چنانچہ اس کے لیے ایک کے بعد دوسری حتی کہ چار تک مباح کی گئی ہیں.

کیونکہ چار میں ہر ایک کے لیے کفائت ہے لیکن نادرا کوئی ایسا ہو گا جسے چار کافی نہ ہوں، لیکن یہ چار بھی اس کے اس وقت مباح کی گئی ہیں جب اسے یہ خدشہ نہ ہو کہ وہ کسی پر ظلم کریگا بلکہ یقینی عدل و انصاف پایا جائے، اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا وثوق ہو.

اور اگر اسے ان میں سے کسی چیز کا خدشہ ہو تو اسے ایک پر ہی گزارا کرنا چاہیے، یا پھر لونڈی پر، کیونکہ لونڈی میں تقسیم واجب نہیں ہے.

ذلك: یعنی ایک بیوی پر ہی اکتفا کرنا یا پھر لونڈی پر.

ادنى الا تعولوا: اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم ظلم نہ کرو.

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بندے کو کوئی ایسا معاملہ پیش آ جائے جہاں اس سے ظلم و جور کے ارتکاب کا خدشہ ہو اور اسے اس بات کا خوف ہو کہ وہ اس معاملے کے حقوق پورے نہیں کر سکےگا خواہ یہ معاملہ مباحات کے زمرے میں کیوں نہ آتا ہو تو اس کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اس معاملے میں کوئی تعرض

کرے، بلکہ اس سے بچاؤ اور عافیت کا التزام کرے، کیونکہ عافیت بہترین چیز ہے جو بندے کی عطا کی گئی ہے "

دیکھیں: تفسیر السعدی (163).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب کسی مرد کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں عدل و انصاف نہ کرتا ہو تو روز قیامت اس حالت میں آئیگا کہ ا سکا ایك حصہ ساقط ہو گا "

اور ایك روایت میں ہے:

" اور اس کی ایك سائڈ مائل ہو گی "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1141) صحیح الترغیب و الترھیب حدیث نمبر (1949).

شیخ مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" طیبی رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

قولہ: و شقہ ساقط " یعنی اس کا آدھا حصہ مائل ہو گا، اور ایك قول یہ ہے کہ: وہ اس طرح کہ اسے میدان میں دیکھیں گے تا کہ یہ عذاب میں زیادتی کا باعث ہو "

دیکھیں: تحفۃ الاحوذی (4 / 248).

جو عورت بھی اپنے حساب پر خاوند کو کسی دوسری بیوی کی طرف مائل دیکھے، یا اس کے حق پر ظلم کرتا ہوا دیکھے ت واسے خاوند کو اچھے اور بہتر طریقہ سے نصیحت کرنی چاہیے اور اسے اللہ کی جانب سے واجب کردہ حقوق کی عدل و انصاف کے ساتھ ادائیگی یاد دلائے، اور بتائے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ظلم کرنا حرام کیا ہے، اور اسی طرح اسے اپنی بہن سوکن کو بھی نصیحت کرنی چاہیے کہ وہ بھی ظلم کو قبول مت کرے، اور جو اس کا حق نہیں وہ مت لے، امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اسے عدل کرنے کی راہ دکھائے اور وہ ہر حقدار کو اس کا حق ادا کرنا شروع کر دے.

دوم:

بیویوں کے مابین عدل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اگر خاوند سفر پر جانا چاہتا ہے تو وہ اپنے ساتھ لے جانے کے لیے بیویوں کے مابین قرعہ اندازی کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہی رہا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جانا چاہتے تو اپنی بیویوں کے مابین قرعہ اندازی کرتے جس کا نام قرعہ اندازی میں نکل آتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2454) صحیح مسلم حدیث نمبر (1770).

امام نووی رحمہ اللہ اس کی شرح میں کہتے ہیں:

" اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ جو کوئی بھی اپنی کسی ایك بیوی کو سفر میں ساتھ لے جانا چاہے تو وہ ان کے مابین قرعہ اندازی کرے، ہمارے ہاں یہ قرعہ اندازی واجب ہے "

دیکھیں: شرح مسلم (15 / 210).

اور ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ قرعہ اندازی کیے بغیر کسی ایك بیوی کو اپنے ساتھ سفر پر لے جانے کے لیے خاص کر لے "

دیکھیں: المحلی (9 / 212).

اور امام شوکانی رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں.

دیکھیں: السیل الجرار (2 / 304).

اور جب وہ سفر سے واپس لوٹے تو قرعہ اندازی سے ساتھ جانے والی عورت کا سفر والا وقت شمار نہیں ہو گا.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور جب خاوند سفر سے واپس پلٹے اور بیویوں میں تقسیم دوبارہ شروع کرے تو اپنے ساتھ سفر پر جانے والی بیوی کے ساتھ سفر میں رہنے والے ایام شمار نہیں کرےگا، اور اس بیوی کا سفر کی مشقت اور تکلیف برداشت کرنا اور اس کے ساتھ رہنا اس کے حصے کے برابر ہوگا "

دیکھیں: المتھید (19 / 266).

سوم:

اگر فرض كريں كہ كوئى بيوى اس كے ساتھ سفر پر جانے كى استطاعت نہيں ركھتى تو پھر اسے قرعہ اندازى ميں شامل كرنا بيكار ہے، كيونكہ وہ تو اس كے ساتھ سفر كى استطاعت ہى نہيں ركھتى، تو ـ اس حالت ميں ـ قرعہ اندازى ان بيويوں ميں ہو گى جو سفر كى قدرت ركھتى ہوں، لہذا جو سفر كى استطاعت نہيں ركھتى اور جو استطاعت ركھتى ہے ان ميں قرعہ اندازى نہيں كى جائيگى، يہ اس وقت ہے جب يہ چيز حقيقت پر مبنى ہو نہ كہ خيالى اور اس پر ظلم ہو؛ مثلا وہ بيمار ہو يا پھر اس كے پاس ايسے بچے ہوں جنہيں بغير ديكھ بھال كيے چھوڑنا مشكل ہو، يا پھر اس كے ليے سفر كرنا ممنوع ہو، يا اس طرح كا كوئى اور عذر پايا جائے، يہ نہيں كہ خاوند اس بيوى كے علاوہ دوسرى بيوى كے ساتھ سفر كرنا پسند كرتا ہو، كيونكہ اس طرح يہ ظلم كہلائےگا.

اس حالت ميں خاوند كو چاہيے كہ وہ دونوں بيويوں كو راضى كرے، چاہے جو بيوى اس كے ساتھ سفر پر نہيں گئى اسے سفر سے واپسى پر كچھ ايام سفر كے عوض ميں زيادہ دے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

قرطبى رحمہ اللہ كا كہنا ہے: يہ عورتوں كى حالت مختلف ہونے كے اعتبار سے مختلف ہونا چاہيے، اور جب ان عورتوں كى حالت ايك جيسى ہو تو پھر ان كے ساتھ قرعہ اندازى كى مشروعيت مخصوص ہے؛ تا كہ وہ كسى ايك بيوى كو سفر پر نہ لے جائے اس طرح تو يہ ترجيح ہو گى جس كا كوئى سبب نہيں "

ديكھيں: فتح البارى (9 / 311).

اور ڈاكٹر احمد ريان كہتے ہيں:

" جب سب بيويوں كے ہر ناحيہ سے حالات ايك جيسے ہوں جس كى سفر اور حضر ميں حفاظت و رعايت ركھتا ہے تو پھر قرعہ اندازى متعين ہے، ليكن جب بيويوں كے حالات ميں كوئى فرق پايا جاتا ہو تو پھر كسى ايك كو اختيار كرنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن عدم ميلان اور عدم ضرر كى شرط ہے "

ديكھيں: تعدد الزوجات صفحہ نمبر (71).

اس كے علاوہ ہميں تو علم نہيں كہ انٹرنيٹ پر تعدد زوجات يعنى ايك سے زائد بيويوں كے متعلقہ مخصوص ويب سائٹ ہو، ليكن اتنا ہے كہ آپ ہمارى اسى ويب سائٹ پر موثوق فتاوى جات كا مطالعہ كر سكتے ہيں جس ميں ايك سے زائد بيوياں ركھنے كے احكام بيان كيے گئے ہيں.

ہم نے ايك سے زائد بيويوں كے متعلقہ مسائل كے متعلق اپنى اس ويب سائٹ پر مستقل قسم ركھى ہے اس كے ليے آپ درج ذيل لنك پر جا سكتے ہيں

والله اعلم .